مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص کا نکاح ہوا، تو شوہر کو لڑکی کے بارے مختلف لوگوں نے کچھ غلط باتیں بتائیں، جب چند دن بعد رخصتی ہوئی، تو شوہر نے دوسری رات جبکہ پہلی رات دونوں کے مابین ازدواجی تعلق قائم ہو چکا تھا، اپنی بیوی سے کہا کہ "اگر توں کوئی غلط حرکت کیتی اے، تے ہن مینوں نہ دسی، تے تینوں طلاق اے" جس کو آج ایک سال گزر گیا ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ بیوی غلط حرکتیں کرتی رہی ہے، اس نے مجھے کبھی کچھ بتایا بھی نہیں، اس بارے میں میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس کو طلاق ہو چکی ہے کہ نہیں۔

وضاحت: دونوں ایک سال سے اکٹھے رہ رہے ہیں، اکثر و بیشتر ہفتے میں متعدد بار ازدواجی تعلقات قائم ہوتے رہے ہیں۔

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں شوہر نے دو باتوں پر طلاق کو معلق کیا ہے، ایک ماضی میں بیوی کے غلط کام کرنے پر، دوسرا شوہر کو اسی وقت نہ بتانے پر، لہٰذا اگر بیوی نے ماضی میں غلط کام کیا تھا اور شوہر کے معلق کرتے ہی اسی مجلس میں شوہر کو بتا دیا ہو یا اگر اس نے غلط کام ہی نہ کیا ہو، تو کوئی طلاق واقع نہ ہو گی۔ لیکن اگر بیوی نے غلط کام کیا ہو اور شوہر کے شرط لگانے کے بعد اسی مجلس میں شوہر کو نہ بتایا، تو مجلس کے ختم ہوتے ہی ایک طلاقِ رجعی واقع ہو جائے گی۔ طلاق واقع ہونے کی صورت میں، چونکہ دونوں اکٹھے رہ رہے تھے، اس لئے دوران عدت میاں بیوی والا تعلق قائم ہونے سے رجوع بھی ہو جائے گا، آئندہ شوہر صرف دو طلاق کا مالک رہ جائے گا۔

١. "الحكام شرح غرر الأحكام"١/٣٦١ :
"الطلاق نوعان صـريح وكناية....(ويقع به) أي بالصـريح (واحد) ....(رجعي) لقوله تعالى {الطلاق مرتان فإمسـاك بمعروف أو تسـريح بإحسـان} [البقرة: ٢٢٩] ، وقد قالوا الإمسـاك بمعروف هو الرجعة (مطلقا) أي: سـواء نوى واحدا بائنا أو أكثر منه ،أو لم ينو شـيئا؛ لأنه ظاهر المراد فتعلق الحكم بعين الكلام وقام مقام معناه فاسـتغنى عن النية ،وبنية الإبانة قصـد تنجيز ما علقه الشـارع بانقضـاء العدة فيلغو قصـده كما إذا سلم يريد قطع الصلاة وعليه سهو، وكذا نية الثلاث تعتبر لمقتضى اللفظ كما سنبين فتلغو".
٢. "كما في بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع" ٣/٢٥:

"ثم الظرف نوعان ظرف زمان وظرف مكان....وإن دخلت على الزمان فإن كان ماضـــيا يقع الطلاق في الحال نحو أن يقول أنت طالق في الأمس أو في العام الماضي لأن إنشاء الطلاق في الزمان الماضي لا يتصور فيجعل إخبارا أو تلغو الإضافة إلى الماضي ويبقى قوله أنت طالق فيقع في الحال "

٣. "بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع"٣/١٣٢،١٣٣ :

وفيه:"فإن أضـافه إلى الزمان الماضـي ينظر: إن لم تكن المرأة في ملكه في ذلك الوقت لا يقع الطلاق، وإن كانت في ملكه يقع الطلاق للحال وتلغو الإضـافة....... ولو قال لها: أنت طالق أمس فإن كان تزوجها اليوم لا يقع لما قلنا وإن كان تزوجها أول من أمس يقع السـاعة؛ لأنه حينئذ تعذر تصحيحه بطريق الإخبار لانعدام المخبر به فيكون كذبا فيصحح بطريق الإنشاء، ثم تعذر تصحيحه إنشاء الإضافة؛ لأن إسناد الطلاق الموجود للحال إلى الزمان الماضي محال فبطلت الإضافة واقتصر الإنشاء على الحال فيقع الطلاق للحال." والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۵/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

12/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء
رقم الافتاء 178/147
12/10/2022

الجامعة الأشرفية
دار الإفتاء
شارع فيروزبور لاهور باكستان

الجواب صحیح
[illegible]
12-10-2022
۱۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
[illegible]